رگوید — لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم — یجروید

آریہ سماج کے عقاید کو باطل کرنے کی کتابیں

وید انت نمبر ۱

ویدوں کی ابتدا - ویدوں کو لکھے ہوئے چار ہزار سال ہوئے ہیں اور ویدوں میں ایک ایک سو اور تین تین سو سال کی عمر کیلئے دعائیں درج ہیں

جسکو

عبد الواحد حاجی کوچہ پیر شیرازی - چوک متی لاہور نے شایع کیا۔

سام وید — عہ۱ ۲ر عہ۲ ۲ر عہ۳ ۲ر عہ۴ ۲ر عہ۵ ۲ر — اتھروید

(لاہور پرنٹنگ پریس لاہور میں حاجی عبد الواحد پرنٹر کے چھپیا)

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سبحان ربی انت العظیم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ولا تعسر

رب یسر | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! | وتمم بالخیر

دفعہ ۱۔ سناتن دھرم اور آریہ سماج کی مذہبی کتاب کا نام وید ہے جو کہ تعداد میں چار ہیں جن کے مختلف نام ہیں۔ رگوید۔ یجروید۔ سام وید اور اتھروید۔ اور ان کو ایک ہی رتبہ کا خیال کیا جاتا ہے۔

دفعہ ۲۔ یہ چاروں کتابیں منتروں یعنے شعروں اور نظم میں ہیں اور ان کے شعروں کی مندرجہ ذیل تعداد ہے

بحوالہ کلیات آریہ مسافر کتاب تاریخ وید صفحہ ۱۹

رگوید	منتر	۱۰۵۱۸
یجروید	منتر	۱۹۷۵
اتھروید	منتر	۵۸۴۷
سام وید	منتر	۱۰۶۴

۱۹۴۰۴ شعر یا منتر ان ویدوں میں درج ہیں ان میں سے رگوید اکیلے میں نصف سے زیادہ منتر ہیں اور اس کا نصف اتھروید میں اور اس کا ایک تہائی یجروید میں اور اس کا نصف سام وید میں۔

دفعہ ۳۔ ویدوں کے متعلق آریہ سماج کا اعتقاد ہے کہ ان کو خداتعالےٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کیلئے جن رشیوں کو الہام کیا تھا۔ وہ ایک ہی رتبہ کے تھے۔ اور یہ خیال نہیں کرتے کہ اگر خداتعالےٰ کے نزدیک وہ چاروں رشی ایک قابلیت اور رتبہ کے ہوتے تو وہ ان کو ایک جیسا الہام کرتا اور ان میں اس قدر تفاوت نہ ہوتا۔ جیسا کہ ویدوں کے منتروں میں ہے

دفعہ ۴۔ اصل بات جو کہ ویدوں کے متعلق معلوم کرنے کے قابل ہے یہ ہے کہ وید لکھے کس زمانہ میں لکھے گئے تھے۔ کیونکہ چاروں وید کسی شخص کو حفظ یاد نہیں اور نہ کبھی حفظ یاد ہوئے تھے اسلئے جس وقت یہ معلوم ہو جائیگا کہ وید کس وقت لکھے گئے تھے تو یہ بھی فیصلہ ہو جائیگا کہ آیا وید الہامی

کلام ہیں یا انسانی کلام۔

دفعہ ۵ ۔ویدوں کی تحریر کا زمانہ معلوم کرنے کیلئے ہمیں قدیم زمانہ کی کتابوں کا مطالع کرنا چاہیے

کلجگ حضرت نوح کے طوفان کا سمت ہے

دفعہ ۶ ۔لیکھ رام آریہ مسافر اپنی کتاب کلیات آریہ مسافر کی کتاب تاریخ دنیا کے صفحہ ۷ پر لکھتا ہے کہ طوفان نوح کی یاد میں جو سمت جاری کیا گیا تھا اس کو کلی یگ یا کلجگ کا سمت کہتے ہیں جو سمت کہ ویدوں کے تابعداروں کا مذہبی سمت ہے اور جسوقت اس نے اپنی کتاب لکھی تھی وہ سمت ۴۹۹۰ تھا۔

دفعہ ۷ ۔کتاب مقدس پیدائش میں لکھا ہے کہ طوفان نوح اسطرح دنیا میں آیا تھا کہ لوگ بت پرستی کرتے تھے اور خدا تعالےٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی ہدایت کیلئے نبی کر کے بھیجا۔ اور انہوں نے چھ سو سال تک لوگوں کو ہدایت کی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ جو لوگ پہلے خدا پرست تھے ان میں سے بھی بعض بت پرست ہو گئے۔ اسلئے حضرت نوح نے اس قوم کی ہلاکت کیلئے بددعا کی۔ حکم الہی ہوا کہ کشتی تیار کر کیونکہ خدا تعالےٰ تمام زمین پر پانی کا طوفان لا کر لوگوں کو ہلاک کر دیگا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی اور جو لوگ ان پر ایمان لائے تھے ان کو ساتھ لیکر کشتی میں بیٹھ گئے چالیس دن رات بارش ہوئی اور تمام زمین کے سوتے پھوٹ نکلے۔ اور تمام زمین پر پانی پھر گیا۔ اور سوائے ان لوگوں کے جو حضرت نوح کے ساتھ کشتی میں سوار تھے سب لوگ ہلاک ہو گئے۔

دفعہ ۸ ۔کلجگ کے معنے کل یعنے آئندہ جگ یعنے زمانہ آئندہ کا زمانہ ہیں اس نام سے ظاہر ہے کہ یہ نام اسوقت رکھا گیا تھا جبکہ کوئی فلق عظیم دنیا میں ظہور پایا تھا۔ سو حضرت نوح کے طوفان میں چونکہ تمام لوگ ہلاک ہو گئے تھے بسوائے چند لوگوں کے جو کشتی میں سوار تھے جن سے دنیا بسنے لگی تھی اور جن کی اولاد سے تمام موجودہ لوگ ہیں اسلئے پہلے تمام آدمیوں کے مر جانے اور چند آدمیوں کے باقی رہ جانے کے واقعہ کی یاد میں جو سمت جاری کیا گیا تھا اس کو کلجگ یعنے آئندہ کا زمانہ کہتے ہیں۔

شہر ہمدان دنیا کے تمام شہروں سے قدیمی شہر ہے

دفعہ ۹ ۔طوفان کے بعد کشتی اراراٹ یا جودی پہاڑ کی چوٹی پر ٹھہری تھی۔ جو کہ ملک ایران یا فارس کے

شمال مغرب میں واقع ہے اور طوفان کے بعد جبوقت وہ لوگ کشتی سے نکلے تو انہوں نے شہر ہمدان یا ہمہ دان (یعنے سبکو جاننے والا) آباد کیا۔ جو کہ جودی پہاڑ کے دامن میں واقع ہے اور وہ شہر دنیا میں سب سے قدیمی شہر ہے اور اس جگہ سے لوگ تمام دنیا میں پھیلے تھے۔ اور اس وقت لوگوں کی ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی تھی جو کہ آجکل بھی شہر ہمدان کے گرد نواح کے گاؤں میں بولی جاتی ہے

دفعہ ۱۰ - جو لوگ طوفان سے زندہ بچے تھے۔ وہ لوگ جس وقت شہر **ہمہ دان** کے جنوب مغرب کی طرف جاکر میدانی علاقوں میں آباد ہوئے جن میں کہ پانی بافراط تھا۔ اور دریائے دجلہ اور فرات کے آئے دن کی طغیانیاں ان کو ستاتی تھیں۔ تو ان کے دلوں میں ہر وقت یہ خدشہ لگا رہتا تھا کہ جس وقت طوفان دوبارہ آئیگا تو وہ ہلاک ہو جاویں گے اس لئے ان میں سے بعض سرداروں نے اپنی قوم کو متفق کر کے مینار بنائے۔ تاکہ اگر دوبارہ طوفان آئے تو وہ اُن میناروں پر چڑھ کر غرق ہونے سے بچ جاویں۔ جسکی صداقت میں مصر کے مینار آج تک شہادت دے رہے ہیں۔

بولیاں کب اور کس طرح بدل گئیں

دفعہ ۱۱ - چونکہ ان لوگوں کا ایسا ارادہ کرنا خدا تعالیٰ کی قدرت کے ساتھ مقابلہ کرنے کا تھا۔ جو کہ نیک نہیں تھا اور جس کے باعث تمام بنی نوع انسان نے بہت جلد سرکش ہو جانا تھا کیونکہ انہوں نے اپنے ہاتھ کی کاریگری پر فخر کرنا تھا۔ اور یہ خیال کرنا نہیں تھا کہ اگر خدا تعالےٰ دوبارہ طوفان عظیم لاکر ان کے بھائیوں کو ہلاک کر سکیگا جو کہ پہاڑوں پر رہتے ہیں۔ اور جو پہاڑ کہ انکے میناروں سے بہت بلند ہیں۔ تو اس وقت یہ لوگ ان میناروں پر چڑھکر خدا تعالیٰ کے غضب سے بچ نہیں سکینگے۔ اس لئے ان کیلئے ضروری تھا کہ بلند میناروں کو اپنی پناہ گاہ خیال کرنے کی بجائے خدا تعالےٰ ہی کے حضور عاجزی کرتے تاکہ وہ دوبارہ طوفان لاکر ان کو ہلاک نہ کرتا۔ اور ان کا یہ خیال کرنا کہ اگر وہ پانی کے طوفان سے بچ سکیں گے تو وہ خدا تعالےٰ کے غضب سے بچ جاوینگے ایک باطل خیال تھا کیونکہ اگر خدا تعالےٰ اپنی مخلوق کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرے تو وہ انہیں قحط یا وبا یا بیماری وغیرہ کے ذریعے سے بھی ہلاک کر سکتا ہے۔ اور اسلئے ضروری ہوا کہ ان لوگوں کو بلند مینار بنالے اور اون پر چڑھ کر غضب الٰہی سے بچ سکنے کے خیالوں سے باز رکھا جاوے اور اس لئے خدا تعالےٰ ایک بھونچال لایا جس کے صدمہ سے اون کی بولیاں تبدیل کردیں۔ اور اسطرح لوگ بلند مینار بنا کر ان کو اپنی پناہ گاہ خیال کرنے سے باز رہ گئے تھے۔ اور

اسوقت سے لوگ مختلف بولیاں بولنے لگے تھے۔

دفعہ ۱۲- اور جس شہر کے بنانے کے وقت بولیاں تبدیل ہوئی تھیں اس کا نام بابل شہر ہے دیکھو کتاب پیدائش باب (۱۱) آیت (۱) اور تمام زمین پر ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی تھی۔ (۲) اور جب وہ پورب سے روانہ ہوئے تو ایسا ہوا کہ انہوں نے سنعار کے ملک میں ایک میدان پایا اور وہاں رہنے لگے (۳) اور آپس میں کہا آؤ ہم اینٹ بنائیں اور آگ میں پکائیں۔ سو ان کو پتھر کی جگہ اینٹ اور گچ کی جگہ گارا تھا (۴) اور انہوں نے کہا آؤ ہم اپنے واسطے ایک شہر بنائیں اور ایک برج جسکی چوٹی آسمان تک پہونچے اور یہاں اپنا نام کریں۔ ایسا نہ ہو کہ تمام روئے زمین پر پریشان ہو جائیں (۵) اور خداوند اس شہر اور برج کو جسے بنی آدم بناتے تھے دیکھنے اترا (۶) اور خداوند نے کہا دیکھو لوگ ایک ہی اور ان سب کی ایک ہی بولی ہے۔ اب وہ یہ کرنے لگے۔ سو وہ جس کام کا ارادہ رکھینگے اس سے نہ رک سکینگے (۷) آؤ ہم اتریں اور ان کی بولی میں اختلاف ڈالیں تاکہ وہ ایک دوسرے کی بات نہ سمجھیں (۸) تب خداوند نے ان کو وہاں سے تمام روئے زمین پر پراگندہ کیا۔ سو وہ اس شہر کے بنانے سے باز رہے (۹) اسلئے اس کا نام بابل ہوا کیونکہ خداوند نے وہاں ساری زمین کی زبانوں میں اختلاف ڈالا۔ اور وہاں سے خداوند نے ان کو تمام روئے زمین پر پراگندہ کیا۔

سنسکرت زبان کی ابتدا

دفعہ ۱۳- جس وقت سب لوگوں کی بولیاں تبدیل ہو گئیں۔ تو اس وقت کے بادشاہ کے ملک میں چونکہ مختلف بولیاں بولی جاتی تھیں اس لئے اسکے دربار کی بولی ان سب سے جدا اور ان سب کو یکجا دکھانے والی تھی۔ جس بولی کا نام سمنس کرت تھا سمنس یعنے ہزار کرت یعنے کام ہزار کام یا ہزاروں بولیوں کی ایک بولی اور مروجہ زبان سنسکرت اصل میں سمنس کرت زبان ہے۔ اور جاننا غور سے کہ ہر ایک زبان مفرد یعنے اکیلے بولنے والے کے نام سے ہوتی ہے۔ مثلاً عربی یعنے عرب والوں کی زبان فارسی یعنے فارس والوں کی زبان وغیرہ مگر سمنس کرت زبان مفرد نہیں۔ بلکہ مشتق ہے یعنے ہزاروں بولیوں والوں کی ایک بولی جیسے اردو یعنے لشکر کی بولی + اور اگر سمنس کے معنے اچھی اور کرت کے معنے بولی سنسکرت اچھی بولی کی جائے۔ تو اچھا ضد خراب کی ہوتا ہے۔ اور اسوقت بھی ماننا پڑیگا کہ ایک سے زیادہ بولیاں اس وقت بولی جاتی تھیں۔ جبکہ وید لکھے گئے تھے۔

ویدوں کو برہمہ بادشاہ نے جمع کرایا تھا

دفعہ ۱۴۔ جو لوگ حضرت نوح کے ساتھ کشتی میں سے زندہ نکلے تھے۔ وہ اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اور حضرت نوح کی نسل میں سے اس کے ساتھ اس کے تین بیٹے سام، حام، یافث اور چوتھا پوتا کنعان بن حام کشتی میں سے زندہ نکلے تھے۔ دیکھو کتاب پیدائش باب (۹) آیت (۱۸) اس لیے ان لوگوں نے ان چاروں کی اولاد کو بھی عزت کی نگاہ سے دیکھنا شروع کیا اور اس طرح طوفان کے بعد چار قومیں مشہور ہوئیں۔ جو کہ دراصل حضرت نوح علیہ السلام ہی کے بیٹوں کی اولاد تھیں۔

دفعہ ۱۵۔ ان دنوں بادشاہ کا لقب برہمہ یعنے سب سے بڑا تھا۔ یہ فارسی زبان کا حرف ہے جس کو آج کل برہما بولتے ہیں وہ اصل میں برہمہ ہے اور چونکہ سلطنت کا استحکام اس بات سے ہوتا ہے کہ رعیت کا دل بادشاہ کی اطاعت میں لگا رہے اسلئے اسوقت کے بادشاہ نے اپنی رعیت کے دلوں کو اپنی طرف راغب رکھنے کیلئے یہ تجویز سوچی کہ نصائح سودمند جو کہ چاروں قوموں میں رائج تھیں اور جن میں خدا تعالی کی عبادت کی ترغیب دینے کے علاوہ ضروری خانہ داری کی باتیں بھی شامل تھیں۔ اور جن میں بادشاہ کی اطاعت کرنے کی سخت تاکید تھی اور جو کہ بسبب بولیوں کے مختلف ہو جانے کے تمام مخلوق کو فراموش ہو جانے کا اندیشہ تھا یکجا جمع کرا دے۔ تاکہ اس کی رعیت اپنے بادشاہ کی اس کارروائی کو دیکھکر کہ اس نے ان کے باپ دادوں کی تعلیم کا حاصل کرنا اُن کیلئے بہت آسان کر دیا ہے اس سے خوش ہو کر اس کی تابعداری کریں۔ اس لئے اس نے چاروں قوموں کے عالموں کو جو کہ اس کے دربار میں ملازم تھے حکم دیا کہ نصائح سودمند جو چاروں قوموں میں مشہور تھیں سنسکرت زبان میں جداگانہ جمع کریں۔ اور اسطرح وہ عالم ان نصیحتوں کو جو کہ اُن کی چاروں قوموں میں رائج تھیں۔ احاطہ تحریر میں لاتے تھے۔ اور انہوں نے ان کا نام وید یا گیان یا حکمت کی باتیں رکھا تھا۔ اور اس طرح چاروں وید سنسکرت زبان میں جمع کیے گئے تھے۔ اور ان کے یہ نام ہیں۔ رگ وید۔ یجروید۔ سام وید۔ اتھروید۔ ان میں سے سام وید حضرت نوح کے بیٹے سام کے نام پر ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسمیں وہ نصیحتیں درج ہیں جو کہ اس وقت حضرت سام کی اولاد میں رائج تھیں۔

دفعہ ۱۶۔ اور چونکہ وہ چاروں قومیں حضرت نوح کی نسل سے ہونے کی بدولت ایک دوسرے
کے بھائی کہلاتی تھیں۔ اسلئے جس وقت ان کے درمیانی حکمت کی باتیں ویدوں میں لکھی گئیں
تو انہوں نے کسی ایک وید کی تابعداری کرنا دوسرے وید کی تابعداری کرنے کی برابر خیال کیا۔ اور
اس طرح چاروں وید ایک ہی رتبہ کے خیال کئے جاتے تھے اور ان میں سے کسی ایک وید کی تابعداری
کرنا دوسرے وید کی تابعداری کرنے کے برابر خیال کیا جانا شروع ہوا تھا۔

لقب برہمن کی ابتدا

دفعہ ۱۷۔ جسوقت وید جمع ہو گئے۔ تو برہمہ بادشاہ نے انکو اپنے ملک میں رواج دینے کیلئے
حکم دیا کہ تمام لوگ ویدوں کو پڑھا کریں۔ تاکہ ان کے وسیع معلومات کو حاصل کر کے فروغ حاصل کریں
اور جو شخص وید پڑھکر عالم ہو جاتا تھا۔ اسکو برہماں یعنے سب سے بڑا کا لقب دیا جاتا تھا۔ اور
آج کل بھی ویدوں کے پڑھنے والوں کو جو لقب برہمن کا دیا جاتا ہے۔ یہ لقب دراصل برہماں ہے
جو کہ ابتدا ہی سے ویدوں کے عالموں کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اور اسطرح ویدوں کا چرچا دنیا میں پھیل
گیا تھا اور ان کے متعلق یہ مشہور رہا کہ ویدوں کا پڑھنا اور پڑھانا برہمہ بادشاہ کے حکم سے تھے

برہمہ خدا کی طرف وید کس طرح منسوب ہوئے

دفعہ ۱۸۔ اور چونکہ وہ لوگ خدا تعالے کو سب سے بزرگ جانتے تھے۔ اسلئے انہوں نے
خدا تعالے کو بھی برہمہ (سب سے بڑا) کے نام سے یاد کرنا شروع کیا جس لقب سے کہ وہ
اپنے برہمہ بادشاہ کا ذکر کرتے تھے۔ اور اسطرح برہمہ نام خدا تعالے اور برہمہ لقب بادشاہ مقرر
ہوئے تھے۔

دفعہ ۱۹۔ اور چونکہ ویدوں کی تابعداری برہمہ بادشاہ کے حکم سے کی جاتی تھی۔ اور برہمہ خدا تعالے
کا بھی نام تھا۔ جس کی فرمانبرداری ضروری تھی۔ اسلئے ان لوگوں کی اولاد اس بات میں تمیز نہ کرسکی
کہ ویدوں کی تابعداری کرنا برہمہ بادشاہ کے حکم سے شروع ہوا تھا۔ یا کہ برہمہ خدا تعالے کے حکم سے
مگر چونکہ برہمہ خدا برہمہ بادشاہ سے بزرگ تھا۔ اس لئے انہوں نے ویدوں کے متعلق یہ کہنا شروع
کیا کہ ویدوں کی تابعداری برہمہ خدا تعالے کے حکم سے شروع ہوئی تھی اور جس لئے برہمہ بادشاہ
خود بھی ویدوں کی تابعداری کرتا تھا۔ اور ایسے خیالوں کی بدولت رفتہ رفتہ لوگوں کو یہ بات فراموش

ہو گئی۔ کہ ویدوں کی تابعداری برہمہ بادشاہ کے حکم سے کی جانی شروع ہوئی تھی اور اس طرح یہ بات مشہور ہوئی کہ ویدوں کی تابعداری کرنا خدا تعالےٰ کی تابعداری کرتا ہے جس نے ابتدائے آفرینش کے وقت پہلے لوگوں کو یہ قانون عنایت فرمایا تھا۔

ویدوں کا اردو ترجمہ

دفعہ ۲۰۔ اس امر کو ثابت کرنے کیلئے کہ واقعی وید برہما بادشاہ کے حکم سے لکھے گئے تھے اور ان کو برہما خدا خیال کرنے میں ویدکے تابعداروں نے غلطی کھائی ہے میری کتابوں میں جسقدر حوالہ جات درج ہیں ان کو میں نے یجروید کے اردو ترجمہ سے نقل کیا ہے جسکو لونندہ پرشاد گپتہ سکنہ جہانگیر پورہ نے ودیا ساگر پریس بمقام بر دوٹھا ضلع علی گڈھ میں ۱۸۹۹ء میں چھپوایا تھا۔ اور یہ ترجمہ آریہ سماج کا مسلمہ ترجمہ ہے اور اس کو مندرجہ ذیل آریہ سماج کے کتب خانے فروخت کیا کرتے تھے کیونکہ اس ترجمہ کی پہلے دس ادھیائے کے آخر میں مندرجہ ذیل عبارت درج ہے کہ

"یہ یجروید کا اردو ترجمہ پنڈت تلسی رام صاحب سوامی مالک مطبع سوامی پریس اور لالہ کیدارناتھ مینجر اوم پرکاش پریس میرٹھ و بابو بہارے لعل صاحب مالک مطبع ودیا ساگر پریس بوٹھا ڈاکخانہ بردوا گنج ضلع علی گڈھ و پنڈت گپتی شرما مالک مطبع نگم پرکاش مسجد موٹھ ضلع دہلی اور پنڈت جانکی پرشاد ادھیاپک علی گڈھ ضلع فرخ آباد سے ملتا ہے۔"

دفعہ ۲۱۔ آریہ صاحبان جو کہ ویدوں کا ترجمہ اُردو میں نہیں کرتے اور لوگوں کو ویدوں کی اصلیت سے آگاہ ہونے نہیں دیتے یہ اسلیئے ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ وید نہ تو قدیم زمانہ سے ہیں اور نہ ہی الہامی کلام ہیں۔ بلکہ ان کو برہمہ بادشاہ نے جمع کرایا تھا اور انمیں لکھا ہوا ہے کہ وہ قدیمی عالموں کی باتیں ہیں۔ اور ان میں بہت سی غلط باتیں بھی درج ہیں اور جس وقت وہ ویدوں کا ترجمہ اردو میں کردیں گے تو ہر ایک شخص ویدوں کے مضامین سے آگاہی حاصل کرکے آریہ سماج کے عقاید کو باطل کرسکیگا۔

دفعہ ۲۲۔ آریہ صاحبان ویدوں کا ترجمہ ہندی بھاشا میں لکھتے ہیں مگر اردو بھاشا میں نہیں لکھتے جس سے ثابت ہے کہ آریہ صاحبان دیدہ دانستہ لوگوں کو وید پڑھنے اور جاننے سے

منع کرتے ہیں۔ ورنہ اُن سے ایسی غلطی سرزد نہ ہوتی

برہمانے رشیوں سے وید سیکھے تھے

دفعہ ۲۳ آریہ سماج کا اعتقاد ہے کہ خدا تعالیٰ کا نام برہما ہے اور اُس نے چار رشیوں اگنی۔ وایو۔ آدیتہ اور انگرا کو رگوید۔ یجروید۔ سام وید اور اتھروید کا گیان دیا تھا۔

دفعہ ۲۴۔ مگر رگوید آدی بھاشیہ بھومکا مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی میں بحوالہ منوسمرتی لکھا ہے کہ خود برہمانے۔ اگنی۔ وایو اور آدیتہ تین رشیوں سے رگوید۔ یجروید۔ اور سام وید حاصل کئے تھے۔ دیکھو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۳۸ اگنی۔ وایو اور آدیتہ تینوں سے برہمانے یگیہ کی سدھی کیلئے۔ رگوید۔ یجروید۔ اور سام وید حاصل کئے دیکھو منوسمرتی ادھیاء ۲ شلوک ۱۵۱۔

دفعہ ۲۵ اب آریہ سماج ہی کی کتابوں سے برہما نام خدا تعالیٰ اور برہما نام بادشاہ ثابت ہو گئے اور جو مغالطہ کہ ویدوں کے تابعداروں کو ویدوں کے الہامی ہونے کے متعلق لگا ہوا ہے اور جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے اُسکی تصدیق ہو گئی۔ کہ واقعی وید برہما خدا نے رشیوں کو نہیں سکھائے تھے۔ بلکہ رشیوں نے برہما بادشاہ کو وید سکھائے تھے۔ اور اس برہمہ بادشاہ کے حکم سے وید مشہور ہوئے تھے۔

دفعہ ۲۶ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ رشیوں کو وید کس نے سکھائے تھے سو اسکا جواب بھی دیا جا چکا ہے کہ اس زمانہ میں چار قومیں تھیں جن میں جو حکمت کی باتیں بولی جاتی تھیں انکو شاعروں نے جمع کیا ہوا تھا۔ اور ان شاعروں کی کتابوں کو وید کہتے ہیں۔

دفعہ ۲۷۔ اور شاعر لوگ جو باتیں کہتے ہیں ان میں بہت سی جھوٹ اور بناوٹی ہوتی ہیں۔ جس لئے شاعروں کے کہنے کو سچ تسلیم کرنا نہیں چاہیے

دفعہ ۲۸۔ چونکہ لوگ ویدوں کو کلام الٰہی مان کر گمراہ ہوئے ہوئے تھے۔ جو وید کہ شاعروں کی کلام ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرما دیا کہ شاعروں کی تابعداری کرنے والے اور ویدوں کو الہامی کلام جاننے والے گمراہ ہیں۔
دیکھو قرآن مجید سیپارہ (۱۹) سورۃ شعرا کا آخری رکوع آیت (۳۳۳)

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ...... مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ - (ترجمہ ۲۲۳)
اور شاعروں کی تابعداری گمراہ لوگ کرتے ہیں - کیا تو نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر
جنس میں سرگردان رہتے ہیں (۲۲۴) اور بیشک وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے (۲۲۵) مگر
جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کئے اور انہوں نے اللہ کو بہت یاد
کیا اور انہوں نے کافروں سے بدلہ لیا - بعد اُس کے کہ اُن پر ظلم کیا گیا - اور عنقریب
ظالم جان لینگے کہ وہ کس جگہ لوٹائے جائیں گے -

کیا وید تین ہیں یا چار؟

دفعہ ۲۹ - ویدوں کے تابعدار کہتے ہیں کہ وید چار ہیں اور منوسمرتی میں لکھا
ہے کہ برہما بادشاہ نے اگنی - وائیو - اور آدیتیہ تین رشیوں سے تین وید - رگوید -
یجروید - اور سام وید حاصل کئے تھے اور چوتھے وید اتھروید کا ذکر منوسمرتی میں
نہیں - اسلئے یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ آیا وید تین ہیں یا چار؟

دفعہ ۳۰ - اس کے متعلق دیانند سرسوتی نے اپنی کتاب رگوید آدی بھاشا بھومکا کے صفحہ
۹۰ پر ایک لمبی بحث لکھی ہے - کہ یورپ کے سنسکرت دان اعتراض کرتے ہیں - کہ وید
تین ہیں چار نہیں - اور وہ لکھتا ہے کہ وید چار ہیں -

دفعہ ۳۱ - مگر اس نے اس بات کی کوئی وجہ نہیں لکھی - کہ جب کہ وید درحقیقت چار ہیں تو
برہما بادشاہ نے تین رشیوں سے کیوں تین وید سیکھے اور چوتھے اتھروید کو کیوں ل
انگرا رشی سے نہ سیکھا - جیسا کہ منوسمرتی میں لکھا ہے -

دفعہ ۳۲ مگر ویدوں کے تین یا چار ہونے کے متعلق جو اعتراض کہ قدیم زمانہ سے چلا
آرہا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت نوح کے تین بیٹے - سام - حام - اور یافث
اور چوتھا پوتا کنعان بن حام کشتی میں سے نکلے تھے - اور اُن سے چار قومیں آباد
ہوئی تھیں - جن قوموں میں جو حکمت کی باتیں مشہور تھیں اونکو شاعروں نے نظم کرکے
ویدوں میں لکھا ہوا ہے - اسلئے اگر کنعان کو حام کا بیٹا جان لکا کہا جائے کہ سام
حام اور یافث تینوں کی نسل کی مشہور باتیں ویدوں میں درج ہیں اوس حالت

میں تین وید ہیں۔ اور اگر کہا جائے کہ کنعان بن حام اپنے باپ کے ساتھ سے کشتی میں سے جدا نکلا تھا۔ اور ان چاروں سے چار جدا جدا قومیں آباد ہوئی تھیں تو اس صورت میں چار وید ہیں۔

وید کب لکھے گئے

دفعہ ۴۳ ابتدا میں لوگ ان پڑھ تھے اور وہ زبانی ایک دوسرے کے ساتھ باتیں کیا کرتے تھے اور جو کوئی ان میں سردار ہوتا تھا وہ اپنے ماتحتوں کو زبانی ہدائیتیں دیا کرتا تھا مگر جس وقت لوگوں کی تعداد بڑھ گئی۔ تو ان میں جو سردار ہوتا تھا وہ خود دور دور جا کر لوگوں کو ضروری ہدائیتیں دے نہیں سکتا تھا۔ اس لیئے وہ اپنے قاصد کو بھیج دیا کرتا تھا جو کہ سردار کے حکم کو اُن لوگوں تک پہنچایا کرتا تھا۔ اور بعض اوقات جو قاصد ہوتا تھا وہ سردار کے حکم کو راستہ میں بھول جاتا تھا یا سردار کے غلط مفہوم کو لوگوں کے آگے بیان کرتا تھا۔ جس لئے غلطی ہو جاتی تھی اسلئے اس وقت کو دور کرنے کے لئے ضرورت ہوئی کہ سردار کے حکم صحیح طور پر لوگوں کے کانوں تک پہنچانے کا دستور جاری کیا جائے

دفعہ ۴۴۔ اس لئے بات کرنیکے وقت مختلف قسم کی جو آوازیں مُنہ سے نکالی جاتی تھیں ان کے لئے مختلف قسم کے حرف ایجاد کیئے گئے اور اس وقت سے لکھنے کا دستور جاری ہوا تھا۔ جس لئے ابتداء آفرینش کے بہت عرصہ بعد لکھنا شروع ہوا تھا اور بعد از ان وید لکھے گئے تھے

دفعہ ۴۵۔ اور ویدوں میں لکھا ہے کہ جس وقت وید لکھے گئے تھے اس وقت ویدوں کے علاوہ اور کتابیں بھی پڑھائی جاتی تھیں۔ جنکو شاستر یا مفید قول کہا کرتے تھے۔

دیکھو یجر وید۔ ادھیائے چھتیسواں فقرہ ۲۴۔ یعنی اے پرمیشور آپ عالموں کیلئے خیر طلب لامرض آنکھ کی طرح ٹھیک دکھانے والے شدھ آدمی سے پہلے ظاہر پر سب سے واقف ہیں اوسی چیتن برھما آپ کو ہم سو برس تک دیکھیں اور سو برس تک زندہ رہیں۔ اور سو برس تک شاستروں یا مفید قولوں کو سنیں اور سو برس تک پڑھا دیں یا اوپدیش کریں

اور سو برس تک عاجز نہ ہوں۔ اور سو برس سے زیادہ بھی دیکھیں جیویں سنیں پڑھیں اپدیش کریں اور عاجز نہ ہوں۔

دفعہ ۳۶ - مندرجہ بالا وید منتر کے علاوہ اور منتروں میں بھی ایک سو برس کی عمر کیلئے دعائیں درج ہیں۔ دیکھو یجروید۔ ادھیائے چھبیسواں۔ منتر ۲۲ معنی اے دروانو آپ کے سامنے حاضر ہم لوگوں کو جس طریقہ سے جسمانی بڑھاپا اور سو برس کی پوری عمر ملے وہ طریقہ ہمیں جلد بتلائیے۔ اور جس جگہ بڑھاپے کی تکلیف سے محافظ بیٹے ہی باپ کے برابر قابل ہوتے ہیں۔ اوس ہمارے مقام۔ چلن اور عمر کو پوری کرنے بغیر ضائع نہ کرو۔

دفعہ ۳۷ - ویدوں میں اپنے دادا اور پڑدادا سے ایک سو سال تک زندہ رہنے کی ترکیب بتانے کے لئے التجا کی گئی ہے۔

دیکھو یجروید۔ ادھیائے اونیسواں منتر ۳۷ معنی۔ ایشورج وان چندرمان کی طرح شانت گیان داتا پتا لوگ سو برس کی پاک زندگی سے مجھے پوتر کریں اور نہایت عاقل چندرمان کی طرح آنند داتا پتاؤں کے پتا نہایت پاک سو برس کی زندگی سے مجھے پاک کریں اور ایشورج داتا چندرمان کی طرح بردبار پر دادا لوگ پوری سو برس کی زندگی سے مجھے پوتر کریں اور ودیا وغیرہ ایشورج سے بھرے پورے بردبار دادا نہایت پاک خطوں سے بھرپور سو برس کی زندگی سے مجھ کو نیکوکار بنادیں۔ اور عمدہ ایشورج داتا یا شانت سے بھرپور پردادا سو برس کی دھرم ملی زندگی سے مجھے پاک کریں جس سے میں پوری زندگی حاصل کروں

دفعہ ۳۸ - چونکہ ان منتروں میں سو سال کی عمر تک زندہ رہنے کی دعائیں درج ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وید اُس وقت لکھے گئے تھے جب کہ ایک سو سال کی عمر کو بڑی عمر خیال کیا جاتا تھا۔ اور چونکہ آج کل بھی ایک سو سال کی عمر کو بڑی عمر خیال کیا جاتا ہے اور آجکل بھی ایک سو سال کی عمر کے بہت آدمی ہوتے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ویدوں کو لکھے ہوئے بہت عرصہ نہیں ہوا۔ بلکہ یہ موجودہ زمانہ کی کتابیں ہیں۔

دفعہ ۳۹ - مگر ویدوں میں دوسرے مقام پر عالموں سے درخواست کی گئی ہے کہ مجھے تین سو سال تک زندہ رہنے کی ترکیب بتاؤ۔

دیکھو۔ یجر وید ادھیائے چونتیسواں منتر ۵۲ - معنے - بولیاقت وقابلیت سے بھرپور خوشنما غور کرتے نیک اطوار مجھ سینکڑوں فوج والے کیلئے جو سچ جھوٹ ظاہر کرنے والی لیاقت کی ہدایت کریں اوسکو تین سو برس تک کی زندگی کے لئے یاد کرتا ہوں اور اے عالمو جیسے میں تم لوگوں سے مل پوری عمر پاؤں ویسی ہدایت کرو۔

دفعہ ۴۰ - تین سو برس تک زندہ رہنے کی ترکیب بادشاہ عالموں سے پوچھا کرتے ہیں۔ نہ کہ خود خدا تعالےٰ لوگوں سے بہت عمر تک زندہ رہنے کی ترکیب پوچھا کرتا ہے۔ اس لئے آریہ صاحبان کا یہ کہنا کہ وید پرمیشور کا کلام ہے۔ جو اس نے رشیوں کو الہام کیا تھا۔ سب کا سب غلط ہوگیا۔

دفعہ ۴۱ - اب جب کہ ویدوں میں تین سو سال تک زندہ رہنے کے لئے دعائیں درج ہیں تو دیکھنا یہ ہے کہ کتنا عرصہ ہوا ہے۔ جب کہ لوگ تین سو سال تک زندہ رہتے اور تین سو سال تک زندہ رہنے کی تمنا کرتے تھے۔ کیونکہ آجکل کوئی آدمی تین سو سال کی عمر کا نہیں

دفعہ ۴۲ سو اس بات کو معلوم کرنے کے لئے ہمیں کتاب مقدس توریت شریف کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ جس میں لکھا ہے کہ ابتدا میں لوگوں کی کتنی عمریں ہوا کرتی تھیں

دفعہ ۴۳ - کتاب مقدس کی پہلی کتاب پیدائش میں لکھا ہے کہ عرصہ ۴۰۰۴ سال قبل مسیح میں خدا تعالےٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا تھا۔

یعنی حضرت آدم کو پیدا ہوئے ۵۹۲۱ سال ہوئے ہیں

دفعہ ۴۴ - اور حضرت آدم کی عمر ۹۳۰ سال تھی اور اُس کے بیٹے سیث کی عمر ۹۱۲ سال اور اُس کے بیٹے۔ مہلائیل کی عمر ۸۹۵ سال اور اُس کے بیٹے یارد کی عمر ۹۶۲ سال اور اُس کے بیٹے حنوک کی عمر ۳۶۵ سال اور اس کے بیٹے متوسلح کی عمر ۹۶۹ سال اور اُس کے بیٹے لامک کی عمر ۷۷۷ سال اور اُس کے

بیٹے نوح کی عمر ۹۵۰ سال تھی

دفعہ ۴۵ - حضرت نوح کے زمانہ میں طوفان آیا تھا - جبکہ تمام دنیا ہلاک ہو گئی تھی - اور جو لوگ کہ کشتی میں حضرت نوح کے ساتھ بچ گئے تھے - اُن لوگوں نے طوفان نوح کی یاد میں جو سمت جاری کیا تھا - اس کو کلجگ یا کلی یگ کہتے ہیں جو کہ ہندوؤں کا مذہبی سمت ہے اور جس وقت پنڈت لیکھرام نے اپنی کتاب کلیات آریہ مسافر لکھی تھی تو وہ سمت ۴۹۹۰ تھا - دیکھو کلیات آریہ مسافر کتاب تاریخ دنیا صفحہ (۷)

دفعہ ۴۶ - طوفان نوح کے بعد لوگوں کی عمریں کم ہونے لگیں اور نوح کے بیٹے سام کی عمر ۶۰۰ سال تھی اور اُس کے بیٹے ارفخشد کی عمر ۴۳۸ سال اور اُس کے بیٹے سلح کی عمر ۴۳۳ سال اور اُس کے بیٹے عابر کی عمر ۴۶۴ سال اور اس کے بیٹے فالغ کی عمر ۲۳۹ سال اور اُس کے بیٹے رعو کی عمر ۲۳۹ سال اور اُس کے بیٹے شاروغ کی عمر ۲۳۰ سال اور اُس کے بیٹے ناحور کی عمر ۱۴۸ سال اور اس کے بیٹے تارح کی عمر ۲۰۵ سال اور اُس کے بیٹے حضرت ابراہیم کی عمر ۱۷۵ سال تھی

دفعہ ۴۷ - اور حضرت ابراہیم نے ۱۸۵۳ سال قبل مسیح میں وفات پائی تھی - جس لئے حضرت ابراہیم کو فوت ہوئے ۳۷۸۰ سال ہوئے ہیں -

دفعہ ۴۸ - اور جن دنوں حضرت ابراہیم دنیا میں موجود تھے - اُن دنوں میں تین تین سو سال کی عمر کے آدمی بھی موجود تھے - اور اُن دنوں لوگ تین تین سو سال تک زندہ رہنے کی خواہش بھی کیا کرتے تھے اور چونکہ ویدوں میں بھی تین تین سو سال تک زندہ رہنے کی دعائیں درج ہیں اس سے صاف ظاہر ہے - کہ وید حضرت ابراہیم کے زمانہ میں لکھے گئے تھے - جس لئے ویدوں کو لکھے ہوئے زیادہ سے زیادہ چار ہزار سال کا عرصہ ہوا ہے

قرآن مجید کو الہامی کلام ہونے کا ثبوت

دفعہ ۴۹ - چار ہزار سال ہوئے ہیں - کہ وید لکھے گئے تھے - اور ویدوں کے تابعدار انسانی کلام

گو خدا تعالے کی طرف سے الہامی کلام جانکر گمراہ ہو گئے۔ ہوئے تھے۔ اور ویدوں میں تین تین سو سال۔
تک لمبی عمریں حاصل کرنے کی دعائیں درج تھیں۔ اس لیئے خدا تعالے نے۔ قرآن مجید میں فرما دیا۔ کہ۔
ان مشرکوں کو اگر ہزار سال کی عمر بھی دی جائے جیسا کہ پہلے لوگوں کی عمریں تھیں۔ تو بھی ان ویدوں کے
تابعداروں کو عذاب ہو گا۔ جس لیئے۔ ان کو لمبی عمریں حاصل کرنے کے لیئے دعائیں کرنی نہیں چاہیئے۔
دیکھو قرآن مجید سیپارہ (۱) سورۃ بقر رکوع (۱۱) آیت (۱۰) و لتجدنهم احرص الناس علی حیوۃ
و من الذین اشرکوا یود احدهم لو یعمر الف سنة و ما هو بمزحزحه من العذاب
ان یعمر و الله بصیر بما یعملون ۔ ترجمہ۔ اور البتہ پاوے گا تو۔ ان کو بہت حرص والے لوگوں
سے۔ اوپر زندگی کے۔ اور ان لوگوں سے کہ شریک لاتے ہیں۔ آرزو کرتا ہے ہر ایک ان کا کاش کہ
عمر دیا جاوے ہزار برس کی۔ اور نہیں وہ چھڑانے والا اس کو عذاب سے یہ کہ عمر دیا جاوے۔
اور اللہ دیکھتا ہے۔ جو کچھ کرتے ہیں۔

دفعہ ۵۰۔ ویدوں میں تین تین سو سال تک زندہ رہنے کی دعائیں درج تھیں۔ چونکہ کسی شخص کو یہ بات
معلوم نہ تھی کہ لمبی عمریں حاصل کرنے کی خواہش ویدوں میں لکھی ہوئی ہے۔ اس لیئے۔ سوال یہ پیدا
ہوتا ہے۔ کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کس طرح معلوم ہوا کہ مشرک لوگ ہزار سال
تک زندہ رہنے کی خواہش کرتے ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ خدا تعالے جس نے ہم سب کو۔
پیدا کیا ہوا ہے۔ وہ ہماری دعاؤں کو سنتا اور ہمارے کاموں کو دیکھتا ہے۔ اس کو اس بات
کی خبر تھی۔ کہ ویدوں کے تابعدار مشرک لوگ لمبی عمریں حاصل کرنے کے لیئے۔ دعائیں کرتے
ہیں۔ اور اس خدا تعالے نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے مطلع کر دیا جس
لیئے یہ آیت قرآن مجید میں درج ہوئی ہے۔ اور اس لیئے۔ خدا تعالے نے قرآن مجید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کو اپنی طرف سے الہام کیا تھا اور قرآن مجید خدا تعالے کا کلام ہے جسکی تابعداری سب کو کرنی چاہیئے
وما علینا الا البلاغ۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عبدالواحد حاجی کوچہ پیر شیرازی چوک متی لاہور

آریہ سماج کی عقاید کو باطل کرنیکی کتابیں۔

ویدانت نمبرا۔ ویدوں کی ابتدا۔ ویدوں کو بنے چار ہزار سال ہوئے ہیں۔ اور ان میں ایک ایک سو اور تین تین سو سال تک زندہ رہنے کی دعائیں بھی درج ہیں۔ قیمت ۲ر

ویدانت نمبر۲۔ برہما جی نے وید بنائے تھے۔ ویدوں میں پیپل برڑھ اور آم کے جنگلات کا ذکر ہے۔ جو پنجاب میں ہوتے ہیں۔ اگر وید کشمیر میں لکھے جاتے تو سیب ناشپاتی اخروٹ وغیرہ کا ذکر ہوتا۔ قیمت ۲ر

ویدانت نمبر۳۔ مذاہب عالم کی تعلیم خدا تعالےٰ کی ہستی۔ اعمال کی سزا یا جزا۔ اور قیامت کے ہونے کے ثبوت اسمیں خلا مادہ اور روح پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

ویدانت نمبر۴۔ ہندوں کی کم سمجھی۔ اور ویدک دھرم کا خاتمہ۔ اس میں آریہ سماج کا یہ عقیدہ کہ چار ارب بتیس کروڑ سال گے بعد یہ عالم دنیا تباہ ہو جاتا ہے۔ ویدوں کے خلاف ثابت کرنے کے علاوہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ آریہ سماج کی تمام کتابیں۔ ستیارتھ پرکاش۔ سدبانت۔ مہابھارت۔ رگوید آدی۔ بھاشیہ بھومکا۔ اور کلیات آریہ مسافر وغیرہ سب کی سب فرضی اور غلط ہیں۔ قیمت ۲ر

ویدانت نمبر۵۔ ویدوں کا پرمان کہ وہ قدیمی عالموں کی باتیں ہیں۔ اور جن میں غلطیاں بھی درج ہیں۔ کہ عورت کے پھر دس ماہ کے بعد بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اور ویدوں میں لکھا ہے۔ کہ زمین سے سورج کا فاصلہ بارہ کوس ہے۔ قیمت ۲ر

انجیلوں سے حضرت مسیح کی بجائے شمعون بیگاری کے صلیب دیا جانے کی شہادت۔ جس نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ انیس سو سال کے تمام عیسائی گمان کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور عیسائیوں کے تمام عقیدے صلیب تثلیث اور کفارہ سب کے سب غلط ہیں قیمت اردو ۶ ر زبان انگریزی ۸ ر

حضرت مسیح کا صلیب پر نہ چڑھنا۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچان قدیمی عیسائیوں کی کتابوں سے قیمت ۲ر

عبد الواحد حاجی کوچہ پیر شیرازی چوک متی لاہور